روزنامہ
الفضل
FD-10
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 23 مئی 2009ء 27 جمادی الاول 1430 ہجری 23 ہجرت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 114

سچا خواب

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

سب سے سچا خواب سحر کے اوقات کا ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الرویا باب قوله لهم البشریٰ حدیث نمبر: 2200)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں کہ وہ کسی حد تک زُہد اور عفت کو اختیار کرتے ہیں اور علاوہ اس بات کے کہ اُن میں رؤیا اور کشف کے حصول کیلئے ایک فطرتی استعداد ہوتی ہے اور دماغی بناوٹ اس قسم کی واقع ہوتی ہے کہ خواب وکشف کا کسی قدر نمونہ اُن پر ظاہر ہو جاتا ہے وہ اپنی اصلاح نفس کیلئے بھی کسی قدر کوشش کرتے ہیں اور ایک سطحی نیکی اور راستبازی اُن میں پیدا ہو جاتی ہے جس کی آمد سے ایک محدود دائرہ تک رؤیا صادقہ اور کشوف صحیحہ کے انوار اُن میں پیدا ہو جاتے ہیں مگر تاریکی سے خالی نہیں ہوتے بلکہ انکی بعض دُعائیں بھی منظور ہو جاتی ہیں مگر عظیم الشان کاموں میں نہیں کیونکہ اُن کی راستبازی کامل نہیں ہوتی بلکہ اُس شفاف پانی کی طرح ہوتی ہے جو اُوپر سے تو شفاف نظر آتا ہو مگر نیچے اُسکے گوبر اور گند ہو اور چونکہ ان کا تزکیۂ نفس پُورا نہیں ہوتا اور انکے صدق وصفا میں بہت کچھ نقصان ہوتا ہے اسلئے کسی ابتلاء کے وقت وہ ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور اگر خدا تعالیٰ کا رحم انکے شاملِ حال ہو جائے اور اُس کی ستاری اُنکا پردہ محفوظ رکھے تب تو بغیر کسی ٹھوکر کے دُنیا سے گذر جاتے ہیں اور اگر کوئی ابتلا پیش آ جاوے تو اندیشہ ہوتا ہے کہ بلعم کی طرح ان کا انجام بد نہ ہو........ کیونکہ انکی علمی اور عملی اور ایمانی حالت کے نقصان کی وجہ سے شیطان اُنکے دروازے پر کھڑا رہتا ہے اور کسی ٹھوکر کھانے کے وقت فی الفور اُنکے گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ دُور سے روشنی کو دیکھ لیتے ہیں مگر اس روشنی کے اندر داخل نہیں ہوتے اور نہ اس کی گرمی سے کافی حصّہ انکو ملتا ہے اسلئے انکی حالت ایک خطرہ کی حالت ہوتی ہے خدا نور ہے جیسا کہ اُس نے فرمایا اللہ نور السمٰوٰت والارض پس وہ شخص جو صرف اس نور کے لوازم کو دیکھتا ہے وہ اُس شخص کی مانند ہے جو دُور سے ایک دُھواں دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی نہیں دیکھتا اسلئے وہ روشنی کے فوائد سے محروم ہے اور نیز اسکی گرمی سے بھی جو بشریّت کی آلودگی کو جلاتی ہے۔ پس وہ لوگ جو صرف منقولی یا معقولی دلائل یا ظنّی الہامات سے خدا تعالیٰ کے وجود پر دلیل پکڑتے ہیں .... یا ایسے لوگ جو صرف اپنے رُوحانی قویٰ سے جو استعداد کشوف اور رؤیا ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کو مانتے ہیں مگر خدا کے قرب کی روشنی سے بے نصیب ہیں وہ اُس انسان کی مانند ہیں جو دُور سے آگ کا دُھواں دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی کو نہیں دیکھتا اور صرف دھوئیں پر غور کرنے سے آگ کے وجود پر یقین کر لیتا ہے ایسا شخص اُس بصیرت سے محروم ہوتا ہے جو بذریعہ روشنی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن وہ شخص جو اس نور کی روشنی کو دُور سے تو دیکھتا ہے مگر اُس نور کے اندر داخل نہیں ہوتا۔ اُس شخص کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک شخص اندھیری رات میں آگ کی روشنی کو دیکھتا ہے اور اس کی رہنمائی سے راہِ راست بھی پا لیتا ہے لیکن بوجہ دور ہونے کے اپنی سردی کو اُس آگ سے دُور نہیں کر سکتا اور نہ آگ اُسکے نفسانی قالب کو جلا سکتی ہے۔ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر ایک اندھیری رات میں اور سخت سردی کے وقت دُور سے آگ کی روشنی نظر آ جاوے تو صرف اس روشنی کا دیکھنا ہی ہلاکت سے نہیں بچا سکتا بلکہ ہلاکت سے وہ بچے گا کہ ایسا آگ کے قریب چلا جائے کہ جو کافی طور پر اُسکی سردی کو دُور کر سکے۔ لیکن جو شخص صرف دُور سے اُس نور کو دیکھتا ہے اُسکی یہی نشانی ہے کہ اگرچہ راہِ راست کی بعض علامات اُسمیں پائی جاتی ہیں لیکن خاص فضل کی کوئی علامت اُسمیں پائی نہیں جاتی اور اُسکی قبض جو کمی توکّل اور نفسانی خواہشوں کیوجہ سے ہی دُور نہیں ہوتی اور اُس کا نفسانی قالب جل کر خاک نہیں ہوتا کیونکہ شعلۂ نور سے بہت دُور ہے اور وہ رسولوں اور نبیوں کا کامل طور پر وارث نہیں ہوتا اور اُسکی بعض اندرونی آلائشیں اسکے اندر مخفی ہوتی ہیں اور اُس کا تعلق جو خدا تعالیٰ سے ہے۔ کدورت اور خامی سے خالی نہیں ہوتا کیونکہ وہ دُور سے خدا تعالیٰ کو اپنی دُھندلی نظر کے ساتھ دیکھتا ہے مگر اُسکی گود میں نہیں ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 13 تا 15)

بغور مطالعہ کریں

شوریٰ 2009ء کی سفارش ہے کہ سال 2009ء کے لئے حقیقۃ الوحی کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کر دیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔ امید ہے کہ احباب جماعت سکیم کے مطابق حقیقۃ الوحی کے روزانہ 7 صفحات کا مطالعہ تسلسل کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہوں گے۔ اور آئندہ ماہ روزنامہ الفضل میں شائع ہونے والے پرچہ حقیقۃ الوحی کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے۔

"کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے۔ اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اس کو پڑھ لیں۔۔۔کم از کم ہمارے دلائل کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کر لیں خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 172)

"ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی۔ بہت ضروری تھی۔ اس کا ضرور بندو بست ہونا چاہئے۔ حقیقۃ الوحی اس مطلب کے لئے بہت مفید کتاب ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 212)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

فوری ضرورت برائے
لیبارٹری اسسٹنٹ

نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ مریم صدیقہ ہائی سکول دارالرحمت غربی ربوہ کے لئے ایک خاتون لیبارٹری اسسٹنٹ کی فوری ضرورت ہے اس کیلئے تعلیم کم از کم ایف ایس سی ہو نیز اگر لیبارٹری کا ڈپلومہ کیا ہو تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواست بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو مورخہ 31 مئی 2009ء تک بھجوا دیں۔

(نظارت تعلیم)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدی طلبہ کے لئے ہدایات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف مواقع اور خطابات میں احمدی طلبہ کو جو نصائح فرمائی ہیں ان کا ایک ملخص پیش کیا جاتا ہے

☆ احمدی طلبہ کا نصب العین یہ ہو کہ ہم اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے کیونکہ دین نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے اور اپنی علمی صلاحیتوں سے انسانیت کی خدمت کریں گے۔

☆ آئندہ زمانہ میں اعلیٰ تعلیم کے بغیر انسان کو زندگی گزارنا مشکل ہوگا۔

☆ احمدی طلبہ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی چاہئے کیونکہ دنیا والے صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کی بات ہی توجہ سے سنتے ہیں۔ اگر احمدی اعلیٰ تعلیم یافتہ، متقی اور شریعت پر کاربند ہوں گے تو لوگ خود بخود ان کی طرف کھنچے چلے آئیں گے اگر دنیوی تعلیم حاصل کرنے کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعہ دین کی خدمت کی جائے تو دنیوی تعلیم بھی دینی تعلیم کے برابر کا درجہ رکھتی ہے۔

☆ والدین چاہے پڑھے لکھے ہوں یا پڑھے لکھے نہ ہوں وہ اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف پوری توجہ دیں۔ احمدی طلبہ اپنے ملک کے بہترین طلباء میں شمار ہونے چاہئیں اور انہیں اپنے ملک کا قائد اور راہنما بننا چاہئے۔

☆ والدین کو گھر میں ایسا ماحول بنانا چاہئے کہ ان کے بچے دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف بھی توجہ دیں ہر احمدی طالب علم کو تعلیم کے ہر میدان میں آگے بڑھنا چاہئے۔

☆ احمدی طلباء کو حصول تعلیم کے سلسلہ میں سخت مشقت اور محنت کرنی چاہئے لہٰذا احمدی طلبہ کو فضولیات میں اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہئے والدین کا فرض ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی کریں۔

☆ احمدی طلباء کی سوچ اور مقصد اور ان کا نصب العین بلند ہونا چاہئے انہیں بہت دعا کی اور محنت کی عادت ہونی چاہئے تاکہ وہ ہر امتحان میں اسی فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرسکیں انہیں اپنی کلاس میں اول پوزیشن حاصل کرنی چاہئے بلکہ تعلیمی بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحان میں پہلی دس پوزیشن احمدی طلبہ کی ہونی چاہئیں۔

☆ تعلیم کے دوران احمدی بچیوں کو پردہ اور لباس کے تعلق میں قرآنی احکام کی پوری اور سختی سے پابندی کرنی چاہئے۔ جب احمدی بچیاں شادی کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کی شادی کر دینی چاہئے شادی کے بعد وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکتی ہیں۔

☆ طلبہ کو روزانہ گھر پر سکول میں پڑھے ہوئے اسباق کی دہرائی کرنی چاہئے دہم جماعت تک کے طلباء کو کم از کم چار گھنٹے روزانہ گھر پر مطالعہ کرنا چاہئے کالج اور یونیورسٹی کے طلباء کو کم از کم چھ گھنٹے مطالعہ کرنا چاہئے۔ امریکہ میں ایک طالب علم روزانہ اوسطاً 14 گھنٹے یونیورسٹی اور گھر پر ذاتی مطالعہ کرتا ہے جبکہ یورپ میں یہ اوسط 13 گھنٹے روس میں 12 گھنٹے ہے۔

☆ احمدی طلبہ کو سکول رکالج ریونیورسٹی میں اپنی منفرد پہچان بنانی چاہئے۔ ان کا لباس وضع قطع چال چلن ایسا ہو کہ دینی تعلیم کا جیتا جاگتا مجسمہ ہوں۔

☆ احمدی طلباء کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنیں۔ قرآن کریم سے استفادہ کریں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ زندگی کا مقصد عبادت الٰہی ہے۔ روزانہ پنجوقتہ نمازیں ادا کریں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو پنجوقتہ نماز باقاعدہ ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھے گا احمدی طلبہ کو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

☆ احمدی طلباء میں تعلیم کی وجہ سے ایک نئی تبدیلی پیدا ہونی چاہئے انہیں دینی تعلیم حاصل کرنی چاہئے تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرسکیں احمدی طلبہ کا نمونہ ایسا ہو کہ غیر یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ احمدی طلبہ پاک کردار نیک سیرت اور عبادت گزار ہیں ملک وقوم کی خدمت کرتے ہیں اور انہیں کی وجہ سے ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

☆ احمدی طلباء خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ اگر اس نیک ارادہ کے ساتھ علم حاصل کریں کہ وہ ملک و قوم کی خدمت کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے ان کی تعلیم آسان کر دے گا۔

☆ احمدی طلباء کو روزانہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے ساتھ ساتھ معلومات عامہ اخبارات ورسائل کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے۔

☆ اپنی تعلیمی کورس کی کتب کے علاوہ بھی دیگر کتب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

☆ امتحان میں پرچہ حل کرنے سے قبل ہاتھ اٹھا کر دعا ضرور کرنی چاہئے۔

☆ احمدی طالب علموں میں یہ دلچسپی پیدا کریں کہ وہ قرآن پر غور وفکر کرنے لگیں۔ ان کا قرآن کریم کا علم بڑھائیں تاکہ وہ قرآن کریم سے تحقیق کرنے کے طریقے سیکھیں تبھی انہیں سائنس کے علم کا فائدہ ہوگا۔

پھر فرمایا پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب قرآن کریم پر بہت غور وفکر کرتے تھے اور اس علم کو انہوں نے بہت بڑھایا اور اسی وجہ سے ان کے Science کے علم کو فائدہ ہوا۔ احمدی طالب علموں کو بھی پروفیسر عبدالسلام صاحب کے اس طریق کو اپنانا چاہئے۔ اس ضمن میں ملک بھر کے سیکرٹریان تعلیم کو بہت فعال کریں اور لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کو بھی اس شعبہ میں ان کو بھی فعال کریں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وقف نو کی کلاسز اور حضور رحمہ اللہ کی کتاب Revelation Rationality knowledge and truth (جواب اردو میں بھی مہیا ہے) کے ذریعہ احمدی طلباء اور اساتذہ کو قرآن اور سائنس کے تعلقات کا علم ہوگا۔ اس لئے نظارت تعلیم ان دونوں کو زیادہ سے زیادہ Promote کرے۔

☆ نظارت تعلیم ہر ذریعہ سے کوشش کرے اور Promote کرے کہ احمدی طالب علم اور وقف نو بچے جماعتی کتب، رسالے، ایم ٹی اے اور alislam ویب سائیٹ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

تقریب تقسیم انعامات

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام دارالصناعۃ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ ربوہ کو مورخہ 10 مئی 2009ء کو بعد نماز عصر ساڑھے چھ بجے شام بمقام سیمینار ہال ایوان محمود اپنی پانچویں تقریب تقسیم انعامات سیشن جولائی تا دسمبر 2008ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

تقریب کے مہمان خصوصی مکرم اسفند یار منیب صاحب نائب صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ دارالصناعۃ کے تمام طلباء اپنے مخصوص لباس میں ملبوس اس تقریب میں شامل تھے جبکہ بعض جماعتی ادارہ جات کے نمائندگان کو بھی بطور مہمان تقریب میں شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم مشہود احمد ذیشان صاحب ڈائریکٹر دارالصناعۃ نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے اس ادارے کے قیام کی ضرورت واہمیت کو واضح کیا۔

انہوں نے کہا کہ 29 نومبر 2008ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ بھارت کے دوران جب صوبہ کیرالہ کے عہدیداران کو ہدایات سے نوازا تو اس موقع پر سیکرٹری وقف نو نے حضور انور کی خدمت میں استفسار کیا کہ جو واقفین نو بچے پڑھائی میں سست ہیں اور پڑھائی کا ان کو شوق نہیں ان کے بارے میں کیا کارروائی کی جا سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کے رجحان کے مطابق پلمبنگ، الیکٹریشن اور مکینک وغیرہ اس قسم کے پیشوں میں ان کو ٹریننگ دینی چاہئے۔ اس طرح ان سے جماعت کے لئے کام لیا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نے 1934ء میں قادیان کی مبارک بستی میں نوجوانوں کو ہنر سکھانے اور انہیں مفید شہری بنانے کے لئے جس ادارہ کی بنیاد رکھی تھی، مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ (جب آپ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ تھے) کی خواہش پر از سر نو اس کے آغاز کی توفیق ملی۔ اس ادارہ کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عطا فرمائی اور ادارے کا نام دارالصناعۃ تجویز فرمایا تھا۔

15 فروری 2004ء سے باقاعدہ آٹو مکینک کی کلاس شروع ہوئی جبکہ مئی 2004ء سے آٹو الیکٹریشن کوکنگ اور کارپینٹر کی کلاس کا اجراء ہوا اس ادارے میں اب تک 873 طلباء داخلہ لے چکے ہیں جبکہ پاس آؤٹ ہونے والے طلباء کی تعداد 689 ہے جن میں سے اکثر طلباء ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف شعبہ جات میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اس ادارے میں آجکل آٹو مکینک، ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ، ووڈ ورک، آٹو الیکٹریشن، جنرل الیکٹریشن اور پلمبنگ کی کلاسز جاری ہیں، علاوہ ازیں ڈرائیونگ اور کٹنگ کلاسز ایوان محمود میں جاری ہیں جبکہ ویلڈنگ اور گارڈننگ کی کلاسز کا اجراء بھی عنقریب کیا جا رہا ہے۔

اس لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی بھرپور کوشش ہے کہ ادارہ دارالصناعۃ سے جماعت احمدیہ کے فارغ التحصیل نوجوان جو اپنی تعلیم کسی وجہ سے جاری نہیں رکھ سکے۔ انہیں مختلف ٹریڈز میں فنی تربیت دے کر اس قابل بنایا جائے کہ کوئی نوجوان بیکار نہ رہے اور ادارہ سے فارغ ہونے کے بعد زینہ بہ زینہ کامیابیاں حاصل کرتا رہے۔

رپورٹ کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے اپنے اپنے شعبہ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر تمام طلباء اور معزز مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(ایم۔ اے۔ رشید)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب

مکرم یوسف خالد صاحب ڈوروی مربی سلسلہ

یوسف خالد ڈوروی، ارض بلال میں، باغ احمد کا ایک خوبصورت پھول تھا جو اپنی بہار دکھلا کر رخصت ہو گیا۔ سیرالیون میں خطرناک خانہ جنگی کے دور میں، ایک مرتبہ مجھے یہ خیال گزرا اگر اس ملک میں میرا وقت آخر آ گیا، تو 'یوسف خالد' میرے لئے تحریک دعا کے لئے ایک نوٹ ضرور لکھے گا۔ لیکن عجیب اتفاق ہے کہ اس کی توفیق، اس کے حق میں، مجھے مل رہی ہے ع

تیری باتوں کے فرشتے بھی نہیں ہیں راز دار

مختصر مگر بھرپور زندگی

بہت سے افریقی ممالک کی طرح، سیرالیون میں بھی صدیوں سے ''چیفڈم'' یعنی ریاستی نظام جاری تھا۔ تاج برطانیہ نے، ہندوستان کے راجوں اور نوابوں کی ریاستوں کی طرح انہیں بھی آئینی تحفظ دیا اور انہیں بہتر داخلی نظم ونسق کے لئے استعمال کیا۔ ان افریقی ریاستوں کے سربراہ ''پیرا ماؤنٹ چیفس'' (Paramount Chiefs) کہلانے لگے اور ان کے لئے ''رولنگ فیملیز'' (Ruling Families) کی اصطلاح وضع کی گئی۔ یوسف خالد ڈوروی بھی ایک ایسی ہی رولنگ فیملی کا چشم و چراغ تھا مگر اسے دنیاوی مناصب کی پرواہ نہیں تھی کیونکہ اس نے آسمانی بادشاہت کے نظام کا حصہ بننے کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی بلکہ اس عہد کو بطریق احسن نبھایا۔ احمدیہ سیکنڈری سکول سے تعلیم حاصل کی اور پھر دینی تعلیم کے لئے غانا کے جامعہ احمدیہ میں تین سال گزارے اور 1979ء میں مزید تعلیم کے لئے ربوہ کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ سیرالیون کے دو اور نوجوان، محمد فواد کانو اور ہارون جالو بھی جامعہ سے وابستہ ہوئے۔ ان دونوں نے ''مبشر'' کا ڈپلومہ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے یوسف خالد کو ''شاہد'' کی ڈگری لینے کی توفیق عطا فرمائی۔ 1987ء میں ان کا سیرالیون کے لئے تقرر عمل میں آیا اور نومبر 2007ء تک تقریباً بیس سال خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

سیرالیون ان ممالک میں شامل ہے جہاں بہت سے بچے 5 سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں مگر جو بچ جاتے ہیں ان کے متعلق توقع کی جاتی ہے کہ وہ لمبی عمر پائیں گے۔ سر یا داڑھی میں اکا دکا سفید بال، ساٹھ کے قریب نظر آتا ہے۔ مکمل سفیدی تو سنچری مکمل کرنے کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرالیون میں ''سفید بالوں'' والوں کی بڑی عزت کی جاتی ہے۔ یوسف خالد کا 54 سال کی عمر میں فوت ہونا گویا عنفوان شباب کی مرگ ناگہانی ہے۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے تعلیم و تربیت کے میدان کے اس کے دونوں ساتھی، فواد کانو، اور ہارون جالو، بھی تقریباً اتنی ہی عمر میں دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔ اب تینوں خدام سلسلہ، ''مائی شاکا'' کے مقام پر واقع ''مقبرہ موصیان'' میں پہلو بہ پہلو آسودۂ لحد ہیں۔ خدمت سلسلہ باہمی اخوت، اور محبت کے اس بندھن کو موت کا آہنی ہاتھ بھی نہیں توڑ سکا۔ آئندہ نسلیں ان کے مزاروں کو یکجا دیکھ کر اپنے ایمان و یقین کو تازہ کرتی رہیں گی۔ جس طرح مقبرۂ موصیان میں یہ ساتھ ساتھ ہیں۔ اسی طرح صحیفۂ تاریخ میں ان کے نام ساتھ ساتھ رقم ہوں گے۔ خدا کرے حیات اخروی میں بھی، مقربین بارگاہ الٰہی کے زمرے میں ان کا حشر ہو۔ آمین

وفات

کسی بھی مرحوم دوست کی یاد میں لکھے جانے والے مضمون میں، وفات کا ذکر، عام طور پر آخر میں کیا جاتا ہے۔ مگر میں یہاں کرنا چاہتا ہوں۔ انسان کو بے شک اپنی موت کا علم نہیں ہوتا۔ مگر طبیعت کی خرابی، کمزوری، یا علالت کے آثار و کیفیات کا علم تو لازماً ہوتا ہے۔ یوسف خالد نے ایک جماعتی مشاورتی میٹنگ میں شرکت کے لئے بو ٹاؤن (Bo Town) سے فری (Free Town) تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ علاج کے لئے انہیں دارالحکومت کے بہترین ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ ان کے لئے دعاؤں کی تحریک کی گئی۔ مگر ان تدابیر کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور یوسف خالد نے جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے اور عین وقت پر تقدیر مبرم ظاہر ہو جاتی ہے۔ خواہ انسان بروج مشیدہ میں ہو، یا سر راہ، مگر دین کے کام کے لئے 160 میل کا سفر اختیار کرنا۔ خلوص نیت کا ثواب تو اس سفر میں شروع ہی سے شامل تھا جو مشیت الٰہی سے انجام کار سفرِ آخرت ثابت ہوا۔ ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ لوگ دنیاوی مقاصد کے لئے سفر پر روانہ ہوئے اور پھر زندہ لوٹ کر واپس نہیں لوٹے۔ سفر سفر ہی ہوتا ہے۔ مگر دینی مقاصد کے لئے گھر سے نکلنے والا مسافر، گویا ''مہاجر الی اللہ'' ہوتا ہے اور ایسا ہی مسافر انشاء اللہ اپنی نیت کے مطابق اجر و ثواب پائے گا۔

خوشگوار عائلی زندگی

یوسف خالد کی ''شادی خانہ آبادی'' ربوہ میں ہوئی۔ ان کی دلہن، عزیزہ حلیمہ بونگے (Halima Bongay) کا بھی جنوبی صوبے کی ایک ممتاز رولنگ فیملی سے تعلق ہے۔ آج کل بھی اس خاندان کے جناب رشید بونگے (Rashid Bongay) Bo ٹاؤن کے وسیع و عریض علاقے کے پیرا ماؤنٹ چیف ہیں۔ حلیمہ بونگے، الحاج محمد کمانڈر بونگے سابق سیکرٹری جنرل سیرالیون جماعت کی صاحبزادی ہیں۔ 1970ء میں، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث دورۂ سیرالیون سے واپسی پر حلیمہ بونگے کو اپنی بیٹی بنا کر ربوہ لے آئے حضور ہی کے زیر سایہ پلی اور پڑھی اور بڑی ہوئی اور بعد میں حضور ہی نے یوسف خالد سے ان کے نکاح اعلان فرمایا اور اسے اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ میں اس موقع پر، تاریخی ریکارڈ کے لئے اس بچی کے نانا کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں۔ حلیمہ بونگے سیرالیون میں جماعت کے مربی، مولانا احسان الٰہی جنجوعہ کی نواسی ہیں۔ سیرالیون سے واپسی کے کافی عرصہ بعد انہوں نے وکالت کا پیشہ اختیار کر لیا انہوں نے سیرالیون میں بھی الحاج علی روجرز (Ali Rogers) کی صاحبزادی سے شادی کی۔ اس خاتون کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک فرزند اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ ان کے بیٹے ابراہیم جنجوعہ نے سیرالیون سے گریجوایشن کے بعد فرانس میں بھی تعلیم حاصل کی۔ آجکل وہ ''طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول'' بو ٹاؤن (Bo Town) کے پرنسپل ہیں۔ مولانا جنجوعہ ''ہرفن مولا'' تھے۔ معماری، نجاری، خطاطی کئی فن جانتے تھے اور ان استعدادوں کو جماعت کے لئے بروئے کار لاتے تھے۔ سیرالیون کے قیام کے دوران، پرانے احمدی بزرگوں نے مجھے بتایا کہ یہ فرنیچر جنجوعہ صاحب نے بنایا، اس بیت الذکر کے تعمیری کام میں جنجوعہ صاحب نے حصہ لیا۔ بوٹاؤن (Bo Town) کی پرانی بیت الذکر کے محراب پر درج آیت اور اس کا ترجمہ جنجوعہ صاحب نے لکھا۔ ع

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

2006ء میں جب بانی سیرالیون مشن، حضرت الحاج مولانا نذیر احمد علی کے مزار پر دعا کے لئے حاضر ہوا تو قریب ہی مولانا جنجوعہ کی اہلیہ کی قبر پر بھی دعا کے لئے رکا۔ جنجوعہ صاحب مرحوم کی وہ سب خدمات دل و دماغ میں تازہ ہو گئیں!

اللہ تعالیٰ نے یوسف خالد اور حلیمہ بونگے کے اس رشتہ کو بہت مبارک ثابت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں چار بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا۔ دونوں میاں بیوی نے بچوں کی بہترین تربیت کی کوشش کی۔ سیرالیون کے سفر کے دوران، انہوں نے بچوں کے ''آمین'' کی تصاویر اور ان کے ہاتھ کے بنے ہوئے دستکاری کے نمونے مجھے بھی دکھائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بچوں کا دینی اور دنیوی مستقبل روشن فرمائے۔ آمین

جماعتی خدمات

1987ء میں سیرالیون میں تقرر سے وفات تک انہیں مختلف مقامات پر خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ وہ ہر علاقہ میں محبت، خلوص اور پوری بشاشت سے کام کرتے رہے۔

بو ٹاؤن (Bo Town) میں جماعت نے مقامی معلمین کی تعلیم و تربیت کے لئے ''جامعہ احمدیہ'' جاری کیا۔ اس کے نظم ونسق اور اس میں تدریس کے لئے پاکستان سے تجربہ کار اور قابل اساتذہ بھجوائے گئے۔ بعد میں اساتذہ یورپ اور مشرقی افریقہ سے بھی آئے۔ لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ پرنسپل صاحب کو علالت کی وجہ سے جرمنی جانا پڑا۔ بعض اساتذہ بھی واپس تشریف لے گئے۔ محترم امیر صاحب سیرالیون نے احمدیہ سیکنڈری سکول کی پرنسپل شپ کے ساتھ جامعہ احمدیہ کی یہ ذمہ داری بھی سونپ دی۔ مجبوراً اس وقت جامعہ کو سکول کمپاونڈ کی ایک عمارت میں منتقل کرنا پڑا۔ ہاسٹل بدستور بیت ناصر کے عقب میں قائم رہا۔ اس وقت عاجز نے یوسف خالد صاحب کو ''کنٹرولر آف ایگزامینیشنز'' کی ذمہ داری سونپی اور انہیں سیکنڈری سکول کے خطوط پر اس کام کو منظّم کرنے کی گزارش کی۔ انہوں نے اس کام کو توقعات سے بڑھ کر خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ انہیں مشرقی اور جنوبی صوبے میں ''ریجنل مشنری'' کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ ان علاقوں میں بہت سی پرانی جماعتیں بھی موجود ہیں۔ بزرگوں اور فعال ارکان کے اٹھ جانے سے، اگر کہیں تساہل اور تغافل کے آثار پائے تو دعاؤں اور حکمت اور محنت سے ان حالات پر قابو پانے میں کامیاب ہوتے رہے۔ 2007ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوسف خالد صاحب کو سیرالیون جماعت کا ''نائب امیر اول'' مقرر فرمایا۔ یہ خدمات کا اعتراف بھی تھا اور اعتماد کا اظہار بھی۔

عاجزانہ راہیں

خون میں ''بُوئے سلطانی'' کے باوجود، اللہ تعالیٰ نے انہیں، عاجزی، فروتنی اور خاکساری سے متصف فرمایا۔ اس وجہ سے ان کی شخصیت میں ایک کشش اور محبوبیت کی ادا پیدا ہو گئی جو خواص و عوام میں مقبولیت کا باعث بنی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو عاجزانہ راہیں اختیار کرنے پر اپنی خوشنودی سے بذریعہ الہام مطلع فرمایا۔ حضور اپنے پیروکاروں میں بھی اپنی صفات کو جلوہ گر دیکھنا چاہتے تھے۔ یہ انکسار یوسف خالد کی عادت ثانیہ بن گیا اور اس میں ایک بے ساختہ پن ہویدا ہونے لگا۔ عاجزانہ راہیں، تواضع اور عاجزی کی کئی شکلوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اکرام ضیف، حفظ مراتب، چھوٹوں پر رحم، غریبوں اور مسکینوں کی دلداری، بڑوں کا ادب، یہ تمام پہلو ان کی شخصیت میں موجود تھے۔

انسان معاشرے میں رہتا ہے اور ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔ معاشرے میں ہر مزاج اور افتاد طبع کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ بعض افراد کا مزاج سیاسی ہوتا ہے افریقہ میں سامراجی حکمرانوں کے خلاف حقوق اور آزادی کے لئے نیشنلزم (Nationalism) کا اٹھنا ایک طبعی امر تھا۔ ایسے سیاسی مزاج کے لوگ، دینی

عہدوں اور ان سے وابستہ مراعات کو غیر معمولی اہمیت دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ مراعات غیر معمولی ذمہ داریوں سے متعلق ہوتی ہیں۔ نیشنلزم سے متاثر ہونے والے بعض دوست، احباب انہیں اس قسم کے مناصب کا حوالہ دیا کرتے۔ یوسف خالد یہ سن کر روتے ہوئے استغفار کرنے لگتے اور ہمیشہ یہی کہتے ان عہدوں پر تقرر خلیفۂ وقت کا حق ہے۔ کتنی نکھری ہوئی سوچ تھی۔ جیسا کہ عرض کر چکا ہوں حضرت اقدس نے خود انہیں سیرالیون کا ''نائب امیر اول'' مقرر فرمایا۔

زبان اردو سے تعلق

یوسف خالد نے پاکستان میں رہ کر اردو سیکھی اور پڑھنے، بولنے اور لکھنے کی استعداد پیدا کی۔ گرامر اور املا کی ہم سے بھی سرزد ہو جاتی ہیں۔ اردو تو ان کی مادری زبان نہیں تھی۔ انہیں اتنی رعایت تو دینی چاہیے۔ خط نستعلیق تو نہیں تھا مگر آسانی سے پڑھا جا سکتا تھا۔ سیرالیون سے میری واپسی تک یعنی نومبر 1995ء تک وہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ اردو میں لکھا کرتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ یہ سلسلہ بعد میں جاری رہا ہوگا۔ میرے ساتھ وہ ہمیشہ اردو ہی میں گفتگو کرتے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا یہ حکم موصول ہوا کہ جن مجالس میں افریقی احباب موجود ہوں کسی ایسی زبان میں گفتگو کی جائے جسے تمام شرکائے مجلس سمجھ سکتے ہوں۔ اس حکم کی حکمت یہ تھی کہ اختلاف زبان کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں۔ بعد میں حضور کی طرف سے یہ ہدایت موصول ہوئی کہ مربیان سلسلہ مقامی زبانیں سیکھیں اور ان میں اظہار خیال کی استعداد پیدا کریں۔

اردو کا مستقبل احمدیت سے وابستہ ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ احمدیت کی عالمگیر ترقی کے ساتھ ساتھ اردو بھی غیر معمولی ترقی سے ہمکنار ہوگی۔ اگرچہ امام وقت کی مادری زبان پنجابی تھی مگر حضور نے اپنی اکثر کتابیں اردو میں رقم فرمائیں اور تقریباً تمام تقاریر اردو ہی میں کیں۔ حضور کے اس لٹریچر نے اردو کو حیات دوام کی ضمانت دے دی۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ عربی کے بعد اردو زبان سے بھی پیار کرے اور اس میں تحریر و تقریر میں اظہار خیال کو کار ثواب سمجھے۔

بچوں کی اچھی تربیت کی خواہش

اولاد بہت بڑی نعمت ہے۔ قرآن کریم میں اسے انسان کی مرغوب کمزوریوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ کلام الٰہی میں اولاد کے صالح اور قرۃ العین ہونے کی دعا سکھلا کر اولاد کی خواہش کی صحیح سمت متعین کر دی گئی ہے۔ احادیث میں اولاد کے حوالے سے دعاؤں کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مثال تو ہمارے سامنے ہے۔ حضور کی اولاد مبشر تھی یعنی الہام الٰہی نے ان کی ولادت کی نوید دی اور ان کی بعض خصوصیات کا ذکر فرمایا۔ بعض کم سنی ہی میں وفات پا گئے لیکن زندہ رہنے والے بچوں کے لئے حضور باقاعدگی سے دعائیں کرتے۔ حالانکہ آسمانی بشارات کے ساتھ پیدا ہونے والے بچوں کی ایک لحاظ سے ''روحانی انشورنس'' تھی مگر پھر بھی حضور ان کے لئے دعاؤں کے قلعے تعمیر کرتے رہے۔ یہی طریق کار تمام والدین کے لئے مشعل راہ کا حکم رکھتا ہے۔

یوسف خالد میں یہ تڑپ اور خواہش ہر شخص نے محسوس کی ہوگی۔ مجھے جب تک انہیں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اس خواہش کو دعا اور تدبر کی شکل میں ہمیشہ متحرک ہی دیکھا۔ بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ دعاؤں کے ان سرسبز درختوں کو ثمرات سے لدا ہوا دیکھا۔

اللہ تعالیٰ ان کے سب بچوں کو اپنے صالح باپ کی یادگار بنائے اور دین و دنیا میں اپنی حفاظت شامل حال رکھے اور انہیں ہمیشہ قرۃ العین کے مقام پر فائز رکھے۔ ٹی وی، میڈیا، انٹرنیٹ، غلط قسم کے رسائل و جرائد کی فراوانی سے والدین کی مشکلات بڑھ چکی ہیں۔ اس لحاظ سے اب افریقہ، یورپ، امریکہ اور ایشیا اور جزائر کے رہنے والے سب آتش فشاں کے دہانے پر بیٹھے ہیں۔ دعا ہے کہ شیطان کا نشانہ ہمیشہ چوکتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری نئی نسل کی تمام امصار و دیار میں حفاظت فرمائے۔ آخر میں یوسف خالد کی بلندی درجات اور اس خادم سلسلہ کے اہل و عیال کے لئے دعا کی استدعا ہے۔

کسی سے عداوت نہیں

31 اگست 1924ء کو کابل میں حضرت مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کو شہید کر دیا گیا اس وقت حضرت مصلح موعود لندن میں تھے۔ آپ نے اس موقع پر ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

باوجود اس کے لمبے عرصہ ظلم کے میں اپنے دل میں افغان گورنمنٹ اور اس کے حکام کے خلاف جذبات نفرت نہیں پاتا۔ اس کے فعل کو نہایت برا سمجھتا ہوں۔ مگر میں اس سے ہمدردی رکھتا ہوں اور وہ میری ہمدردی کی محتاج ہے اگر کوئی شخص یا اشخاص اخلاقی طور پر اس حد تک گر جائیں کہ ان کے دل میں رحم اور شفقت کے طبعی جذبات بھی باقی نہ رہیں۔ تو وہ یقیناً .... ہماری ہمدردی کے زیادہ محتاج ہیں۔ میں نے آج تک کسی سے عداوت نہیں کی اور میں اپنے آپ کو اس واقعہ کی بناء پر خراب کرنا نہیں چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے سچے متبع بھی اس طریق کو اختیار کریں گے.........

''میں جانتا ہوں کہ ظلم نہ ظلم سے مٹتے ہیں اور نہ عداوت سے۔ پس میں نہ ظلم کا مشورہ دوں گا اور نہ عداوت کے جذبات کو اپنے دل میں جگہ دوں گا.......

(الفضل 25 اکتوبر 1924ء)

جینیات کی حیرت انگیز دریافتیں

سائنس کی تاریخ میں 1905ء ''کرشماتی سال'' کہلاتا ہے۔ اسی تاریخی برس عقل انسانی نے چونکا دینے والے کمالات کر دکھائے اور خصوصاً علم طبیعات ترقی و کامرانی کی نئی راہ پر گامزن ہو گیا۔ یہی وہ سال ہے جب ممتاز طبیعات دان، آئن سٹائن نے اپنے چار مقالات کے ذریعے پوری کائنات نوع انسانی کے سامنے کھول کر رکھ دی وہ پراسرار کائنات جو غیر مرئی ایٹموں سے لے کر دیوہیکل ستاروں پر مشتمل ہے۔ اگلے عشروں میں پھر آئن سٹائن اور چند دیگر جوہر قابل طبیعات دانوں نے اپنے نظریات کے ذریعے نئی سائنس کی بنیاد رکھی اور ٹیکنالوجی کے نئے دور کا آغاز ہوا۔

حیرت انگیز طور پر تقریباً ایک صدی بعد 2007ء کا سال بھی سائنس دانوں کے نزدیک کرشماتی ثابت ہوا۔ اس بار دنیائے سائنس کی ہیرو جینیات (Genetics) ہے یعنی حیاتیات کی ایک شاخ۔ جینیات اس لئے ہیرو بن گئی کیونکہ اب یہ جینز اور وراثت سے متعلق ایسے نظریات کے پرخچے اڑا رہی ہے جو صدیوں سے رائج چلے آ رہے ہیں۔

1900ء میں ''بابائے جینیات'' کہلائے جانے والے آسٹروی ماہر، گریگور مینڈل (1822۔1884ء) کی مٹر اور وراثت پر کی جانے والی مشہور زمانہ تحقیق سامنے آئی تھی۔ تب سائنس دانوں نے تسلیم کر لیا کہ ''جین'' وراثت کی بنیادی اکائی سمجھا جاتا رہا۔ مگر اب اس سے بھی چھوٹی اکائیاں دریافت ہو چکی ہیں)۔ جب برطانوی سائنس دانوں، کرک اور واٹسن نے 1953ء میں دریافت کیا کہ ڈی این اے ڈبل ہیلکس کے ذریعے والدین سے بچوں میں وراثتی خصوصیات منتقل ہوتی ہیں، تو تب بھی یہ نظریہ سکہ رائج الوقت رہا۔ لیکن پچھلے چند ماہ میں دنیائے سائنس و ٹیکنالوجی میں ایسا زبردست طوفان آیا جو ایک سو سال پرانے اس نظریہ کو تباہ و برباد کر دیا۔ اب ماہرین کی رو سے جینیات کی بنیادی اکائی جین سمجھا جانے والا نظریہ ''تصور'' سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

دراصل اب جینیات دانوں کو یقین ہو چلا ہے کہ وراثت جینوم (Genome) کے بنیادی جز کے باہمی اثر و نفوذ سے وجود میں آتی اور مختلف جینوں میں پھیلی ہوتی ہے۔ یہ ڈی این اے کے اس حصے میں بھی پائی گئی ہے جسے پہلے ماہرین ''ردی'' سمجھتے تھے۔ حقیقتاً ماہرین کئی برس سے ان حقائق پر تحقیق کر رہے تھے لیکن اب آ کر انہیں چند اہم سوالات کے جواب ملے ہیں۔ (حیاتیات میں جینوم سے مراد ہے وراثتی خصوصیت کا مجموعہ جو ڈی این اے میں موجود ہوتا ہے)

2007ء کے آغاز میں ماہرین جینیات نے یہ نظریہ ترک کر دیا کہ جین سب سے چھوٹی وراثتی اکائی ہے۔ وہ پھر جینوم میں موجود ڈی این اے کے ''حروف'' پڑھنے لگے یعنی وہ چار بنیادیں (Bases) جو اے، سی، ٹی اور جی کہلاتی ہیں۔ اس نئی تحقیق کی روشنی میں انہیں بہت جلد سمجھ آنے لگا کہ متفرق امراض کی وجوہ و اثرات اور انسانی خاصیتوں (Traits) میں کیا تعلق ہے۔

روایت سے بغاوت کرنے کی بنا پر جینیات دانوں نے پھر ایک کے بعد ایک، کئی نئی دریافتیں کر ڈالیں۔ اپریل سے اگست 2007ء تک، ان پانچ ماہ میں ہارورڈ۔ ایم آئی ٹی براڈ انسٹی ٹیوٹ (امریکا)، ڈی کوڈ جینیٹکس (آئس لینڈ) اور دیگر تحقیقی اداروں میں کام کرنے والے محققین ایسے حقائق سامنے لائے کہ آخر کار انسانی جینوم کو گہرائی میں جا کر سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔

ان جینیات دانوں نے ڈی این اے کے سلسلے (Sequence) میں ایسی خصوصی تبدیلیاں دریافت کی ہیں جو کئی امراض پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ ان امراض میں ذیابیطس کی دونوں اقسام، شیزوفرینیا، بائی پولر خلل، گلوکوما، آنتوں کی بیماریاں، گٹھیا، ہائپرٹینشن، مثانے میں پتھری، امراض قلب، اکلہ (Lupus)، سینے اور پروسٹیٹ کے سرطان اور ایڈز جیسی خطرناک بیماریاں شامل ہیں۔

خاص بات یہ ہے کہ ماہرین جینیات کے مطابق مندرجہ بالا دریافت سو فیصد قابل اعتماد ہے۔ وہ اب کوشش کر رہے ہیں کہ انسانی جسم میں زیادہ سے زیادہ ایسی جینیاتی تبدیلیاں تلاش کریں، جو بیماریوں سے وابستہ ہیں۔ امراض پیدا کرنے والے جینوں کی تلاش پہلے اسی لئے ناکامی کا شکار رہی کہ ماہرین جین کو بنیادی وراثتی اکائی سمجھتے رہے۔ جب انہوں نے رائے بدلی، تو ان پر نئی دنیا آشکار ہو گئی۔

جینیات دانوں کا کہنا ہے کہ یہ نئی تحقیقات تیزی سے برپا ہوتے ٹیکنالوجیکل انقلاب کا پیش لفظ ہے۔ جس طرح بیسویں صدی میں طبیعات نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا تھا، ٹھیک اسی طرح جینیات (اور حیاتیات) اکیسویں صدی میں انسانی معاشرے میں انقلابات لے آئے گی۔ اگلے چند برسوں میں یہ عین ممکن ہے کہ جب آپ بیمار ہو کر ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کے ذاتی جینوم کا کمپیوٹر تجزیہ کرے تاکہ آپ کی صحت کا تفصیلی ''پروفائل'' حاصل ہو سکے۔

اب حالات اس طرف جا رہے ہیں کہ ڈاکٹر تقریباً سو فیصد حد تک بتا دیں گے کہ آپ کی صحت کیسی ہے۔ آپ کو کس قسم کی بیماریاں لاحق ہیں یا چمٹ سکتی

ہیں۔ ایک نئی ٹیکنالوجی، آر این اے انٹر فیرنس (RNA inference) کی مدد سے ڈاکٹر یہ بھی جان سکیں گے کہ آپ کا ڈین این اے کسی قسم کی "حرکات بد" کرتا ہے، یوں آپ کو امراض سے محفوظ رکھنا آسان ہو جائے گا۔ یہ انقلاب آنے کے بعد ان تمام بیماریوں کا قلع قمع ممکن ہوگا جو ہزار ہا برس سے لاکھوں انسانوں کو موت کے منہ میں پہنچا چکی ہیں مثلاً کینسر، امراض قلب، الزائمر مرض، پارکنسن وغیرہ۔ ماہرین جینیات کو یقین ہے کہ ایسا زبردست انقلاب آنا مشکل نہیں رہا۔

آپ کے ذہن میں یقیناً چند سوال کیڑے کی طرح کلبلا رہے ہوں گے۔ مثلاً یہ کہ سب کچھ کیسے ہوا؟ کیسی تبدیلیاں آ گئیں، ان سوالات کا شافی جواب حاصل کرنے کے لئے ہمیں دیکھنا ہوگا۔ کہ ابتداءً جینیات دانوں نے کیونکر واحد جینوں میں بیماریوں کی اصل کھوجنا چاہی اور شروع میں کامیابی پا کر پھر اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہے۔ اسی دوران کچھ "سر پھرے" ماہرین نے روایات سے بغاوت کر کے اپنے تحقیقی منصوبے شروع کر دیئے۔ تحقیق و تجربات کے ذریعے آخر کار انہی کو اندھیرے میں کرن نظر آئی۔ آج جینیات اور حیاتیات کے یہی ماہرین کی نئی سائنس کے راہنما ہیں۔ ان ماہرین میں ڈاکٹر ایرک لینڈر، ڈاکٹر لیری ہوڈ، جے کریگ وینٹر، ڈیوڈ بوٹستین اور سوانتے پابو کے نام نمایاں ہیں۔

آج نئی تحقیق اور دریافتوں کے کھلتے پودوں کے بیج پچاس سال قبل ان سالماتی (Molecular) حیاتیات دانوں نے بوئے جب انہوں نے دریافت کیا کہ یک خلوی جرثومے میں جینیاتی معلومات کیونکر ترتیب اور نمو پاتی ہے۔ یاد رہے، جرثومے میں جین ڈی این اے کے جداگانہ ٹکڑے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں موجود "کوڈ" خلیے کو بتاتا ہے کہ کون سا خصوصی پروٹین بنانا ہے۔

واحد ڈی این اے سالمے میں یہ جرثومیاتی جین ایک ایک کر کے ترتیب سے جڑے ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان چھوٹا سا خلا ہی ہوتا ہے۔ چونکہ تمام نامیات (Organisms) ڈی این اے رکھتے اور ایک جیسی حیاتیاتی کیمیا کے مطابق کام کرتے ہیں، اس لئے سائنس دانوں نے یہ خیال کر لیا کہ انسانی جینوم بھی ایک بڑے جرثومے کی طرح ہوگا۔

لیکن جلد چند ماہرین جینیات کو محسوس ہو گیا کہ ان کی تحقیقات کا رخ صحیح سمت پہ استوار نہیں۔ (رفتہ رفتہ سائنس نے ترقی کی، تو ان کا اندازہ درست ثابت ہوا۔) سائنس دان جب ڈی این اے کا تفصیلی مطالعہ کر چکے، تو انکشاف ہوا کہ انسانی جینوم میں جینوں کا حصہ صرف 2 فیصد ہے لہٰذا ڈی این اے کا باقی حصہ ردی قرار دے گیا۔ اسی دوران حیاتیات دانوں، فلپ شارپ اور رچرڈ رابرٹس کی تحقیق نے معاملہ مزید بگاڑ دیا۔ اسی تحقیق کی بنا پر انہیں 1993ء میں طب کے نوبیل انعام سے نوازا گیا۔

ان دونوں ماہرین نے اس بنیاد پر تحقیق کی کہ اگر جین وراثت کی بنیادی اکائی ہے، تو ایک خاص پروٹین بنانے کے لئے جو ڈی این اے درکار ہوتا ہے، اسے متعلقہ جین میں لازماً موجود ہونا چاہئے۔ فلپ اور رچرڈ نے دریافت کیا کہ ایسا نہیں ہے، انہوں نے دیکھا کہ انفرادی پروٹین تیار کرنے والا ڈی این اے پورے جینوم میں بکھرا پڑا ہے۔

تاہم بیشتر جینیات دانوں نے اس اہم انکشاف کی طرف توجہ نہیں دی کیونکہ جین کے میدان میں اچھی خاصی پیش رفت ہو رہی تھی۔ طبی جینیات دانوں نے ڈی این اے سلسلے کا مطالعہ کرنے والے جدید طریقوں اور بڑے خاندانوں میں وراثتی امراض کی تحقیقات کے ذریعے وہ "جینیاتی مجرم" گرفتار کرلئے جو انبانی کیفیت (Cystic fibrosis) ہنگٹن مرض، ڈوشین اعصابی خلل وغیرہ پیدا کرتے ہیں۔ یہ تمام امراض ڈی این اے کے واحد پروٹین کوڈنگ علاقے میں تغیر (Mutation) سے جنم لیتے ہیں۔ لیکن درج بالا سبھی امراض نایاب اور بہت کم انسانوں کو متاثر کرتے ہیں، ماہرین ان بیماریوں کی جینیاتی وجوہ نہیں جان سکے جو کروڑوں افراد کو اپنا نشانہ بناتی ہیں۔

جب ماہرین جینیات گومگو کے عالم میں تھے تو اس صورت حال نے ایک نوجوان امریکی ماہر، لیرائے ہڈ کو متوحش کر دیا جو آج کل انسٹیٹیوٹ آف سسٹمز بائیولوجی، سیٹل سے وابستہ ہے۔ وہ سوچ بچار کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ جینیات ابھی تک اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہو سکی اور حکومت سے امداد ملنے پر ہی پروفیسر اپنے تحقیقی منصوبے شروع کرتے ہیں۔ ہر پروفیسر کا اپنا طلبہ و طالبات اور ٹیکنیشنوں کا گروہ تھا جو کسی ایک جین پر تحقیق کرتا رہا۔ ادھر تحقیق کی رفتار اتنی سست تھی کہ صرف ایک انسانی جینوم کو پڑھنے کے لئے کئی سال تک کم از کم ایک لاکھ کارکن درکار تھے۔

لیرائے ہڈ سمجھتا تھا کہ جینیات دان لیبارٹری میں پیچیدہ اور تکراری میکینکل اور کیمیائی تجربات کے ذریعے اپنا قیمتی وقت برباد اور سرمایہ برباد کر رہے ہیں۔ غور و فکر کے دوران ہی اس نے ایسی بنیادی حقیقت دریافت کر لی جس نے انسانی فکر پر گہرے اثرات چھوڑے، وہ یہ کہ اگرچہ ایک چھوٹا سا نامیہ (Organism) بھی اپنی ہیئت میں بہت پیچیدگیاں رکھتا ہے تاہم اس کے پیچیدہ ترین حصوں کے بنیادی ڈھانچے...... ڈی این اے اور پروٹین، بہت سادہ ہیں۔

جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ ڈی این اے کے حروف تہجی صرف چار کیمیائی حروف (یا بنیادوں) یعنی اے، سی، جی اور ٹی جبکہ پروٹین صرف اکیس امائنو تیزابوں پر مشتمل ہیں۔ لیرائے ہڈ کو خیال آیا کہ اس سادگی کے باعث روبوٹ اور کمپیوٹر انسانوں سے کہیں زیادہ تیزی، درستی اور سستے طریقے سے ڈی این اے اور پروٹینوں کو پڑھ اور لکھ سکتے ہیں۔

مگر جینیات اور حیاتیات دانوں نے یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ روبوٹ کسی زندہ نظام جیسے پیچیدہ ڈھانچے کا تجزیہ کرنے پر قادر ہیں اور پھر کسی ماہر جینیات میں اتنی صلاحیت نہیں تھی کہ یہ کام انجام دینے والی مشینیں بنا پاتا۔ جب حکومت میں ہڈ کی شنوائی نہ ہوئی تو اس نے نجی اداروں سے امداد لے کر درجنوں سائنس دانوں، انجینئروں اور کمپیوٹر پروگراموں پر مشتمل اپنی ٹیم تیار کر لی۔ یہ دیگر جینیاتی ٹیموں کے مقابلے میں زیادہ بڑی تھی۔

اسی ٹیم نے پھر سالماتی، حیاتیاتی مشینوں کی پہلی اقسام ایجاد کیں۔ دو مشینیں بالترتیب ڈی این اے اور پروٹینوں کی معلومات پڑھنے اور ریکارڈ کرنے لگیں۔ (یہ عمل جینیاتی اصطلاح میں سیکوئنسنگ (Sequencing) کہلاتا ہے۔ دو اور مشینیں حاصل شدہ معلومات کو ڈیجیٹل روپ دینے لگیں، اس طرح ہڈ اور اس کے رفیق اپنی ذہانت اور محنت کے بل بوتے پر حیاتی طب میں انقلاب لے آئے۔

ڈی این اے پڑھنے اور لکھنے والی مشینوں کی مدد سے اب جینیاتی انجینئر اس قابل ہو گئے ہیں کہ بے حساب تعداد میں ایسے انوکھے جین تخلیق کر سکیں جنہیں ٹیسٹ ٹیوبوں میں بڑھایا یا زندہ نامیات کے جینوم میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح پروٹین اور لکھنے والی مشینوں کے ذریعے ادویہ ساز ادارے پروٹینوں پر مبنی نئی اقسام کی دوائیں تیار کرنے لگے۔ سب سے بڑھ کر ڈی این اے مشینوں کے ذریعے اب ماہرین کو یہ نظر آنے لگا کہ پورا انسانی جینوم پڑھا جا سکتا ہے جو تین ارب بنیادی جینوں پر مشتمل ہے۔ آخر کار 1990ء میں امریکی حکومت نے اس منصوبے کی منظوری دے دی۔ تین ارب ڈالر لاگت والا یہ منصوبہ پندرہ سال میں مکمل ہونا تھا۔

لیکن آٹھ سال گزر گئے اور یہ منصوبہ صرف دس فیصد ہی مکمل تھا۔ اس منصوبے کو امریکہ بھر میں پھیلے ہوئے سائنس دانوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس صورت حال سے اب ایک اور نوجوان حیاتیات دان، کریگ وینٹر پریشان تھا۔ گہرے غور و فکر کے بعد اسے یقین ہو گیا کہ تحقیق مشکل نہیں بلکہ سرکاری سائنس دان سست رفتاری سے کام کر رہے ہیں۔ یہ امر مدنظر رکھ کر وینٹر نے نجی اداروں سے 200 ملین ڈالر کی امداد لی اور اپنی ایک عظیم الشان لیبارٹری تیار کر لی۔ لیبارٹری میں بیسیوں مشینیں رکھی گئیں جنہیں چلانے کے لئے چند ٹیکنیشن بھرتی کر لئے گئے۔ اب وینٹر ہفتے کے سات دن روزانہ سولہ گھنٹے کام کرنے لگا۔ تین سال کے اندر اندر انسانی جینوم کا پہلا مطالعہ مکمل کر لیا گیا۔

جب جینیات دانوں کو جینوم پروجیکٹ سے اعداد و شمار ملنے شروع ہوئے تو انہیں احساس ہوا کہ وہ خطرناک امراض مثلاً کینسر اور دل کی بیماریاں ہونے کی جینیاتی وجوہ جان سکتے ہیں۔ لیکن جب اس جینیاتی معلومات کے وسیع و عریض گودام کو قریب سے دیکھنے کا آغاز ہوا تو ایک عجیب معاملہ پیش آیا۔ ہوا یہ کہ دو جینیات دانوں، اینڈ ریو فائر اور کریگ مائلو نے بذریعہ تحقیق ایک ایسا اہم میکنزم دریافت کر کے دنیائے جینیات میں ہلچل مچا دی جس کی طرف کسی کا دھیان نہیں گیا تھا، یہ تھا آر این اے خلل (interference) کا خلویاتی عمل۔ (اسی تحقیق کی بنیاد پر انہیں 2006ء میں نوبیل انعام ملا)

یہ دریافت کچھ ایسی ہی دھماکہ خیز تھی جیسے کوئی زمین سے باہر کسی اور جگہ زندگی تلاش کر لے۔ دراصل جینیات دانوں کو یقین ہو گیا تھا کہ خلیوں کی مشینری میں جین ہی پروٹینوں کی افزائش کے احکامات جاری کرتے ہیں۔ پھر پروٹین خلیوں کے کام انجام دیتے ہیں۔ مگر دونوں کے ماہرین نے ایسا عمل دریافت کر لیا جس میں پروٹینوں کا کوئی کردار نہ تھا۔ اس عمل کی سادہ تشریح یہ ہے کہ انسانی جینوم میں ایسے ہزاروں پراسرار علاقے موجود ہیں جنہیں اب تک سمجھا نہیں جا سکا۔ یہ اسی حصے میں شامل ہیں جو "کوڑا ڈی این اے" کہلاتا ہے۔ انہی علاقوں میں خصوصی سالمات "مائکرو آر این اے" تشکیل پاتے ہیں، یعنی آر این اے مادے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو خلیوں کا ایک نامی گرامی جز ہے۔ یہ مائکرو آر این اے پھر ایک بالکل نئے عمل، آر این اے خلل کو انجام دیتے ہیں جس کی مدد سے ڈی این اے اپنے کئی کام کرتا ہے۔

یہ دریافت بھی دو نئی باتیں سامنے لائی۔ اول یہ کہ آر این اے خلل کی مدد سے اب کئی نئی ادویہ بنائی جا سکتی ہیں۔ دوسری اہم بات یہ کہ اس دریافت نے ثابت کر دیا، وراثت اور جینیاتی کاموں کی بنیادی اکائی جین نہیں۔ دراصل اہمیت اس پوزیشن کو حاصل ہے جو ہر انفرادی ڈی این اے حرف رکھتا ہے۔

لیکن مسئلہ اس لحاظ سے اب بھی نہایت پیچیدہ ہے کہ تمام جانداروں میں ڈی این اے کا ہر حصہ تبدیلی یا تغیر سے گزر سکتا ہے۔ پہلے بتایا گیا کہ انسانی جینوم میں ڈی این اے کی تین ارب بنیادیں موجود ہیں، ماہرین جینیات نے دریافت کر لیا ہے کہ ان میں سے تقریباً دس لاکھ ہر انسان میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ماہرین نے ان بنیادوں (یا حروف) کو "سنپس" (Snips) کا نام دیا ہے۔ یہ نام دراصل سنگل نیوکلیو ٹائیڈ پولی فزمز (Single Nucleotide Polymorphisms) کا مخفف ہے۔ اب جین کی جگہ انہی خصوصی حروف میں ہونے والے تغیرات نے لی ہے۔

اس نئی پیش رفت نے ان سائنس دانوں کو شدید حد تک مایوس کر دیا جو جینوں کی مدد سے طب اور جینیات میں انقلاب لانے کا سوچ رہے تھے۔ 2001ء میں مشہور زمانہ امریکی یونیورسٹی، جانز ہوپکنز یونیورسٹی میں جینیٹکس اور پبلک پالیسی کے ڈائریکٹر، ڈاکٹر نیل ہولٹزمین نے کہا تھا "اب یہ ناممکن نہیں تو بہت مشکل ہو گیا ہے کہ عام بیماریاں پیدا کرنے والے جین دریافت کر لئے جائیں"۔

جینیات کی خوش قسمتی کہ آئس لینڈ سے تعلق رکھنے والا ایک ماہر، کاری سٹیفنسن دل شکستہ نہیں ہوا بلکہ سوچ بچار کے ذریعے کوئی حل ڈھونڈنے لگا۔ اس نے سوچا

کہ اگر جینوم سائنسدانوں کے تصور سے زیادہ پیچیدہ ہے، تو اب انہیں کہیں زیادہ تغیرات کا تجربہ کرنا پڑے گا اور تجربات کرنے کے لئے مزید لوگ درکار ہوں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی بیماری کی وجہ تب ہی جانی جا سکتی ہے جب جینیاتی طور پر باہم منسلک افراد کے بڑے گروہوں پر تجربے کئے جائیں۔

ہڈ اور وینٹر کی طرح سٹیفنسن بھی دراصل تحقیق کی سست رفتاری سے پریشان تھا۔ وجہ یہ تھی کہ جین سے وابستہ بیماریوں پر بیشتر تحقیق امریکہ میں ہو رہی ہے جہاں بیشتر شہریوں کا شجرہ نسب پچھلی نسلوں تک جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ مزید برآں وہاں سب سے بڑے خاندانوں کے ارکان بھی چند سو سے زیادہ نہیں ہوتے۔ چونکہ تجربات کرنے کے لئے یہ تعداد بہت کم ہے، اس لئے جینیات دانوں کو پیچیدہ اور مروجہ بیماریوں کی جینیاتی بنیادیں دریافت کرنے میں بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ خصوصاً ان کے پاس موزوں اعداد و شمار کی انتہائی کمی تھی۔ سٹیفنسن نے یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے فیصلہ کیا کہ وہ ایک بہت بڑے خاندان پر تجربات کرتا ہے۔ یہ اس کا اپنا خاندان تھا۔

دراصل آئس لینڈ میں مقیم تقریباً تمام تین لاکھ شہریوں کا شجرہ نسب ان قدیم یورپی باشندوں وائکنگوں سے جا ملتا ہے جو ایک ہزار قبل اس الگ تھلگ جزیرے پر آباد ہوئے تھے۔ اپنے منصوبے پر عمل پیرا ہونے کے لئے سٹیفنسن نے ہارورڈ میڈیکل سکول میں پروفیسری سے استعفیٰ دیا اور 1996ء میں آئس لینڈ پہنچ گیا جہاں اس نے اپنی کمپنی "ڈی کوڈ جینیٹکس" کی بنیاد رکھی۔ اس نے آئس لینڈ حکومت پر زور دیا کہ وہ ڈی کوڈ کو عوام الناس کے ہیلتھ ریکارڈ تک رسائی دے دیں۔ جواب میں سٹیفنسن نے اپنی حکومت کو بتایا کہ اس طرح نہ صرف ملک میں سرمایہ کاری بڑھے گی بلکہ ملازمت کے نئے مواقع بھی جنم لیں گے۔ حکومت نے سٹیفنسن کی بات مان لی۔ اب تک ایک لاکھ سے زائد آئس لینڈی باشندے ڈی کوڈ کو اپنا ڈی این اے فراہم کر چکے ہیں۔

دلچسپی کی بات یہ ہے کہ کئی حیاتیات دانوں اور غیر سرکاری تنظیموں نے سٹیفنسن کے منصوبے کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ کس طرح آئس لینڈی باشندوں کی 'پرائیویسی' متاثر ہوئی ہے۔ حالانکہ آئس لینڈ کی 90 فیصد آبادی اس منصوبے کی حامی ہے۔ مزید براں اس نے کمپیوٹر میں ایک پوری قوم کا نسب نامہ محفوظ کر دیا ہے جو کم اہم کارنامہ نہیں۔ محفوظ شدہ ڈیٹا میں زندہ اشخاص کے ڈی این اے اور صحت کا ریکارڈ بھی شامل ہے۔

یہ منصوبہ مکمل ہوا، تو جلد کثیر تعداد میں اعداد و شمار مہیا ہونے کی اہمیت سامنے آ گئی۔ موٹاپے کی ایک تحقیق میں سٹیفنسن نے اپنے سوفٹ ویئر کو حکم دیا کہ وہ ان آئس لینڈی باشندوں میں مخصوص حروف (سنپس) تلاش کرے جو بہت موٹے یا دبلے پتلے ہیں۔ چند گھنٹوں کے اندر اندر محققوں کو علم ہو گیا کہ واقعی ڈی این اے کے مخصوص حروف میں تبدیلیوں سے انسان میں موٹاپا جنم لیتا ہے۔ یوں یہ حقیقت بھی سامنے آ گئی کہ "سنپس" ہی وراثت کی نئی اکائی ہے۔

ستمبر 2007ء تک ڈی کوڈ منصوبے کے ذریعے ماہرین سائنس 28 عام امراض کی پیدائش نمو میں اہم کردار ادا کرنے والے اہم سنپس یا حروف شناخت کر لئے ہیں۔ ان امراض میں گلوکوما، ذیابیطس، شیزوفرینی، دل کی بیماریاں، پروسٹیٹ کینسر، ہائپرٹینشن اور فالج میں شامل ہیں۔ چند بیماریوں مثلاً گلوکوما اور پروسٹیٹ کینسر میں ڈی کوڈ کی تحقیق کے ذریعے طبی معائنہ جات میں معلوم ہو سکے گا کہ کون کون ان کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ شیزوفرینیا چند مخصوص پروٹینوں میں گڑبڑ سے جنم لیتا ہے۔ یوں اب شیزوفرینیا کو سمجھنا آسان ہو گا اور پھر اس کا علاج بھی دریافت ہو سکے گا۔

سٹیفنسن کی کامیابیوں سے متاثر ہو کر دیگر جینیات دان بھی وسیع پیمانے پر خاندانوں کے نسب نامے کھنگالنے چاہتے ہیں مگر بیشتر کو کامیابی نصیب نہیں ہو سکی۔ لیکن وہ جانتے ہیں کہ کسی بھی وقت غیر متوقع طور پر دلچسپ دریافت ظہور پذیر ہو سکتی ہے۔ دراصل اگر سائنس دان بے پناہ اعداد و شمار جمع کر لیں، تو نظریاتی طور پر پوری نسل انسانی کا مطالعہ واحد خاندان کی حیثیت سے ہو سکتا ہے۔ ایم آئی ٹی پروفیسر اور پہلے انسانی جینوم کی تشکیل کے لئے امریکی حکومت کی بنائی جانے والی ٹیم کے سربراہ ایرک لینڈر کو بہت پہلے بھی احساس ہو گیا تھا کہ اب تحقیق کا رخ موڑنا پڑے گا۔

2004ء میں ایرک نے امریکہ کی اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں، ایم آئی ٹی اور ہارورڈ پر زور دیا کہ مل کر جینیات پر تحقیق کریں۔ نتیجتاً ایک ادارہ بروڈ انسٹیٹیوٹ وجود میں آ گیا۔ ایرک نے پھر اپنی کوششوں سے امریکہ کے مخیر حضرات سے 200 ملین ڈالر کی خطیر رقم حاصل کر لی۔ اب یہ رقم جدید ترین جینیاتی ٹیکنالوجی کی کھوج میں خرچ ہو رہی ہے۔ حال ہی میں ادارے نے کمپیوٹر چپ فیبریکیشن کی بنیاد پر ایسی ٹیکنالوجی تیار کر لی ہے جو چالیس ہزار سے زائد انسانوں کے جینوم میں موجود پانچ لاکھ سے زیادہ حروف کی ڈی این اے کی بنیادیں پڑھ سکتی ہے۔

درج بالا حقیقت کی بنیاد پر فرض کیجئے کہ نوع انسان کا ڈی این اے ایک ایسی سپریڈشیٹ (Spreadsheet) کے مانند ہے جس کے پانچ لاکھ کالم (ہر ایک مخصوص حرف کا نمائندہ ہے) اور چالیس لاکھ قطاریں (ہر قطار ایک انسان کی نمائندگی کرتی ہے) ہیں۔ اب کسی بیماری مثلاً بائی پولر مرض کی جینیاتی بنیاد ڈھونڈنے کے لئے کمپیوٹر ایسے انسانوں کی قطاریں تلاش کرے گا جو اس میں مبتلا ہوں۔ وہ فرداً فرداً ہر کالم اور قطار میں ایسے انسان ڈھونڈے گا جن میں اس مرض کے مخصوص حروف زیادہ ہوں۔

امریکیوں اور جرمنوں نے اسی تجربے پر کام کیا اور دریافت کر لیا کہ ڈی این اے حروف کی بیس مختلف جگہوں میں تبدیلیاں بائی پولر مرض پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بیماریاں پیدا کرنے والی بیشتر تبدیلیاں وہ ہیں جو انسانوں میں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر جن تبدیلیوں کا اثر نہایت طاقتور ہے، وہ بائی پولر مرض سے پاک 80 فیصد انسانوں جبکہ بیماری والے 85 فیصد لوگوں میں پائی گئیں۔ اہم بات یہ کہ کسی نہ کسی طرح یہ تبدیلیاں انسان کے لئے مفید ہیں تاہم یہ حد سے بڑھ جائیں تو نقصان پہنچاتی ہیں۔

مگر بہر حال یہ انتہائی پیچیدہ معاملہ ہے۔ سائنس دان پیچیدگی کم کرنے کے لئے منصوبہ بنا رہے ہیں کہ ایک ایسا بین الاقوامی ڈیٹا بیس بنایا جائے جس میں لاکھوں کروڑوں انسانوں کے جینوم میں موجود ڈی این اے بنیادوں کا مکمل ڈھانچ محفوظ ہو۔ جب بھی یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچا، تمام انسانی خصوصیات (Traits) کا جینیاتی ڈھانچ جینیات دانوں کی دسترس میں آ جائے گا۔ یقیناً یہ انسانی تاریخ میں ایک انقلابی دن ہو گا۔

لیکن یہ منصوبہ تیار کرنا آسان کام نہیں! ذرا تصور میں ایسی عظیم الشان سپریڈشیٹ لایئے جس کے تین ارب کالم اور کروڑوں قطاریں ہوں۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ کمپیوٹر کی طاقت دن بدن بڑھنے کے علاوہ سستی بھی ہو رہی ہے۔ ایک انسان کے جینوم میں ڈی این اے کے تقریباً تین ارب حروف ہوتے ہیں۔ آج انہیں پڑھنے کے لئے بیس لاکھ ڈالر (بارہ کروڑ روپے) خرچ ہوتے ہیں مگر دس سال بعد یہ خرچ ایک ہزار ڈالر رہ جائے گا۔ تب ہر انسان کے جینوم کا تجربہ اس کے صحت ریکارڈ کا حصہ بن جائے گا۔ معاملہ اس ریکارڈ کے ذریعے باآسانی معلوم کر سکیں گے کہ وہ کن بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے اور ان کا علاج کیونکر ممکن ہے۔

دوسری طرف آر این اے انٹرفیرنس کی دریافت نے علاج کی ایک نئی ذاتی قسم ایجاد کر ڈالی ہے۔ یاد رہے کہ عام ادویہ ہمارے جسم میں موجود پروٹینوں پر اثر انداز ہوتی ہیں جبکہ آر این اے آئی علاج کے ذریعے خود ڈی این اے کی بے قاعدگی درست ہو سکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ مستقبل قریب میں نہایت پیچیدہ امراض مثلاً الزائمر، پارکنسن، ہنٹنگٹن، بائی پولر مرض، شیزوفرینیا وغیرہ کا علاج دریافت ہو جائے گا۔ یہ حقیقت مدنظر رکھتے ہوئے بین الاقوامی ادویہ ساز ادارے اس نئے جینیاتی علاج کی طرف متوجہ ہو گئے۔

عالمی ادویہ ساز کمپنیاں اب جین کو نشانہ بنانے والے آر این اے آئی طریق کار کے مطابق دوائیں تیار کرنے کے سلسلے میں لاکھوں ڈالر خرچ کر کے تحقیق کروانے لگی ہیں۔ حال ہی میں نوآرٹس اور روخ نے بائیوٹک فرم، آلنی لم سے نئی ادویہ تیار کرنے کے سلسلے میں خصوصی معاہدے کیے ہیں جن کی مالیت 700 ملین ڈالر تا ایک ارب ڈالر (اسی ارب روپے) ہے۔ ادویہ ساز کمپنی مرک نے تو ایک ارب دس کروڑ ڈالر خرچ کر کے ایک بائیوٹک کمپنی خرید ڈالی، صرف اس لئے تا کہ کمپنی کی تیار کردہ آر این اے آئی دوا کے حقوق اسی کے پاس رہیں۔ لندن کی ادویہ ساز کمپنی اسٹرازینکا نے آنی لم کی معاصر کمپنی سائلنس تھراپکس سے 405 ملین ڈالر کا معاہدہ کیا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ جینیات کی سائنس ابھی ارتقا پذیر ہے اور مستقبل میں یہ مزید انقلابات سامنے لائے گی۔ ترقی نے یقیناً انسان کو کئی فوائد بھی دیئے ہیں مگر ہمیں کچھ نقصان بھی پہنچے ہیں۔ مثلاً ہر سال نت نئے امراض کا جنم لینا! ظاہر ہے ان کا علاج کرنے کے لئے نئی ادویہ اور معالجاتی طریقے درکار ہوں گے۔ یہی بات مدنظر رکھتے ہوئے حیاتیات دان اور ماہرین جینیات ڈی این اے کوڈ کی جزئیات کی گہرائی میں جا کر مطالعہ کر رہے ہیں تا کہ سمجھ سکیں، پروٹین اور دوسرے سالمات کس طرح غلط سمت اختیار کر کے مختلف لوگوں میں بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔

چند دیگر سائنس دان حیاتیات اور جینیات کے شعبہ جات میں انقلاب لانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ وہ خاموشی سے اپنی لیبارٹریوں میں مصروف تحقیق ہیں اور کسی بھی دن ان کا انکشاف دنیا بھر کو چونکا سکتا ہے۔ انہی کی کوششوں اور محنت کا نتیجہ ہو گا کہ اس سال پیدا ہونے والے کئی بچے 2107ء میں بھی زندہ ہوں گے۔ اتنی طویل عمر پا کر یقیناً وہ کبھی نہ کبھی ماضی میں جھانک کر اس سائنسی انقلاب کو سراہیں گے جو 2007ء میں ظہور پذیر ہوا تھا۔

(سنڈے ایکسپریس 25 نومبر 2007ء)

متوازن طبیعت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

میری ساری عمر میں میرا نقطہ نگاہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ میں غیر معمولی جوش دکھاؤں یا غیر معمولی طور پر اپنے آپ کو جوشوں کے حوالے کر دوں۔ ساری عمر میں مجھے ایک واقعہ یاد ہے اور وہ خلافت سے پہلے کا ہے اس میں کچھ میری عمر کا بھی تقاضا تھا مگر بہرحال ساری عمر میں مجھے وہی واقعہ یاد ہے جس کے متعلق اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اس وقت میرے فیصلے کا توازن باقی نہیں رہا تھا اور اگر ایک ساعت اور ایک لحظہ کے اندر میری غلطی مجھ پر واضح نہ ہو جاتی تو شاید مجھ سے کوئی ایسی حرکت ہو جاتی جس کے متعلق بعد میں مجھے شرمندگی محسوس ہوتی اور میں خیال کرتا کہ میں نے جلد بازی سے کام لیا اس واقعہ کے علاوہ مجھے اپنی ساری زندگی میں کوئی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا جب میرے ہوش و حواس کھوئے گئے ہوں' جبکہ غصہ یا غیرت نے میری عقل کو کمزور کر دیا ہو اور جبکہ میری قوت فیصلہ میں کسی وجہ سے ضعف آ گیا ہو بلکہ ہر حالت میں خواہ وہ خطرناک ہو یا معمولی' خواہ حکومت سے تعلق رکھنے والی ہو یا رعایا سے' ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میری عقل میرے جذبات پر غالب رہی ہے اور میری دینی سمجھ میرے جوشوں کی راہنمائی کرتی رہی ہے۔

(خطبات محمود جلد 15 ص 375)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مرحوم اساتذہ کی یاد میں تقریب

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کی ایک تقریب میں فرمایا تھا کہ تعلیم الاسلام کالج کے دینی ماحول اور روایات کا اپنی آئندہ نسلوں کے سامنے کثرت سے ذکر کیا کریں۔ حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی مرحوم اساتذہ کی یاد میں ایک تقریب 14 جون 2009ء کو منعقد کر رہی ہے جس میں سابق طلباء اپنے بچوں سمیت شرکت کریں گے۔ کالج کے اولڈ سٹوڈنٹس اب پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جو بھی اساتذہ پر خصوصاً ابتدائی اساتذہ پر نوٹ لکھ کر ارسال کرے گا اس کا وہ مضمون اس خصوصی نشست میں پڑھ کر سنایا جائے گا۔ مضامین فیکس یا ای میل کے ذریعہ ارسال کئے جا سکتے ہیں۔

E-mail.khan.1@web.de

Fax:0049-69-56043954

(عرفان احمد خان صدر ایسوسی ایشن)

تقریب تقسیم انعامات کنری

۞ مکرم منور احمد بھٹی صاحب سیکرٹری تعلیم کنری تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ یکم دسمبر 2008ء کو جماعت احمدیہ کنری میں اپنے سکول و کلاس میں اول دوم پوزیشن لینے والے طلباء کو انعامات دینے کے لئے ایک تقریب زیر صدارت مکرم عبدالسمیع بھٹی صاحب صدر جماعت احمدیہ کنری منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی۔ سال 2007ء میں 66 بچوں اور بچیوں نے پوزیشنز حاصل کیں۔ اسی تقریب میں سال 2007ء میں قرآن کریم ناظرہ اور ترجمۃ القرآن مکمل کرنے والے طلباء کو بھی انعامات دیئے گئے۔ صدر مجلس نے اختتامی کلمات کے بعد دعا کروائی۔ تمام حاضرین میں ریفریشمنٹ بھی پیش کی گئی۔

درخواست دعا

۞ مکرم عبدالحمید صاحب احمد نگر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ ثمینہ ناز صاحبہ عرصہ دو سال سے پھیپھڑوں میں انفیکشن اور سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم صفوان احمد ملک صاحب تحریر کرتے ہیں۔ مکرم کریم اللہ صاحب کارکن گیسٹ ہاؤس مری روڈ راولپنڈی کے بڑے بھائی مکرم نعیم اللہ صاحب ابن مکرم عنایت اللہ صاحب کا مورخہ 14 مئی 2009ء کو بازار سے گھر آتے ہوئے مین سرگودھا روڈ پر ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور کافی چوٹیں وغیرہ آئی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

۞ مکرم چوہدری رفیع پرویز صاحب آڈیٹر حلقہ ٹاؤن شپ لاہور کے چھوٹے بیٹے عمر 3 سال کا راولپنڈی میں مورخہ 2 مئی 2009ء کو دل کا آپریشن ہوا ہے جبکہ ڈیڑھ سال پہلے بھی دل کا آپریشن ہو چکا ہے۔ سخت تکلیف میں ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

۞ انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی (IBA) نے سال 2009ء کیلئے درج ذیل گریجوایٹ اور پوسٹ گریجوایٹ پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ i۔ ایم بی اے ii۔ پی جی ڈی iii۔ (ایم ایس اکنامکس، ایم ایس کمپیوٹر سائنس، سافٹ ویئر انجینئرنگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی) iv۔ پی ایچ ڈی۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم جون 2009ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ مورخہ 7 جون 2009ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ اور فون نمبر پر رابطہ کریں۔ www.iba.edu.pk

فون نمبر: 021-111-422-422

(نظارت تعلیم)

ملازمت کے مواقع

۞ رفحان میز پروڈکٹس لمیٹڈ کو فیصل آباد، کراچی اور حیدر آباد میں نوجوان درکار ہیں۔ درخواستیں 30 مئی 2009ء تک بھجوائی جا سکتی ہیں۔

۞ 4 برادرز گروپ پاکستان کو نوجوان درکار ہیں۔ رابطہ کے لئے info@4bgroup.com

۞ ایک ٹیکسٹائل گروپ کو مینیجر ہیومن ریسورسز، مینیجر ایکسپورٹ مارکیٹنگ درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے

swshah@cyber.net.pk

۞ انجینئرز و کیمیکلز کو نوجوان درکار ہیں۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے 17 مئی 2009ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

نتائج حسن کارکردگی ماہ اپریل 2009ء

(شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

۞ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے فاستبقوا الخیرات کے تحت اضلاع و علاقہ جات کے مابین ان کی ماہانہ کارکردگی کی بنیاد پر مقابلہ کا آغاز کیا ہے۔ اس مقابلہ میں شعبہ تعلیم اور تعمیل فیصلہ جات مرکزی شوریٰ 2009ء کو مدنظر رکھا جائے گا۔ سال کے آخر میں سال بھر کی کارکردگی کا جائزہ لے کر اول، دوم اور سوم آنے والے اضلاع و علاقہ جات کو ٹرافی اور شیلڈز دی جائیں گی۔ شعبہ تعلیم کے حوالہ سے ماہ اپریل 2009ء کی کارکردگی اور ماہ مئی کے آغاز میں امتحان حقیقۃ الوحی (صفحہ 1 تا 142) کی کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے اضلاع و علاقہ جات کی پوزیشنز درج ذیل ہیں۔

پوزیشنز علاقہ

اول: حیدرآباد، **دوم**: کراچی، **سوم**: لاہور

پوزیشنز اضلاع

اول: بدین، **دوم**: لاہور، **سوم**: ربوہ، **چہارم**: سیالکوٹ، **پنجم**: حیدر آباد، **ششم**: میر پور خاص، **ہفتم**: مٹھی، **ہشتم**: اسلام آباد، **نہم**: فیصل آباد، **دہم**: راولپنڈی

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی دوم 2009ء

۞ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام سہ ماہی دوم 09-2008ء میں مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان "رسول اللہ ﷺ کی عائلی زندگی" منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں 23 اضلاع کی 273 مجالس کے 1509 خدام شامل ہوئے نتیجہ اس طرح رہا۔

اول: مکرم طارق محمود عارف صاحب مسلم ٹاؤن راولپنڈی

دوم: مکرم ظافر محمود صاحب طاہر ہوسٹل ربوہ

سوم: مکرم بدر الزمان محسن صاحب فیکٹری ایریا ربوہ

چہارم: مکرم ملک فرحان احمد صاحب گوجرانوالہ شہر

پنجم: مکرم ملک مظفر احمد صاحب گولارچی بدین

مکرم عبدالقیوم صاحب منظور کالونی کراچی

ششم: مکرم منصور احمد صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور

ہفتم: مکرم محمد انصر طاہر صاحب صدیق اسلام آباد

مکرم عدنان جاوید صاحب ساہیوال شہر

ہشتم: مکرم توقیر احمد آصف صاحب دار الاحمد فیصل آباد

نہم: مکرم انس احمد صاحب لطیف آباد حیدر آباد

دہم: مکرم ندیم احمد فرخ صاحب فیض آباد میر پور خاص

مکرم نفیس احمد صاحب بھوڑ و چک شیخوپورہ

حوصلہ افزائی: مکرم احمد کمال صاحب نصرت آباد فارم میر پور خاص

مکرم ظہیر احمد صاحب گھٹیالیاں کلاں سیالکوٹ

مکرم طاہر محمود صاحب چک 166 مراد بہاولنگر

مکرم رانا نوید احمد شہزاد صاحب کنری عمر کوٹ

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

جان راک فیلر

معروف امریکی سرمایہ دار اور صنعتکار

جان ڈیوسن راک فیلر (John Davison Rockefeller) جسے "تیل کا بادشاہ" (King of Oil) بھی کہا جاتا ہے۔ 8 جولائی 1839ء کو نیویارک کے قریب ایک گاؤں رچ فورڈ میں پیدا ہوا۔ کچھ دنوں گھر والوں کے ہمراہ ریاست اوہایو (Ohio) میں کاشتکاری کی۔ 1859ء میں ایک کمیشن ایجنٹ کا حصہ دار بن گیا اور 4 سال بعد تیل صاف کرنے کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا اور خوب ترقی کی۔

1870ء میں اس نے اوہایو میں "سٹینڈرڈ آئل کمپنی" (SOC) قائم کی اور پورے ملک میں تیل پائپ لائن بچھانے کی اجارہ داری حاصل کی۔ وہ 1911ء تک (SOC) کا صدر رہا۔ جب حکومت امریکہ نے سٹیل کارپوریشن قائم کی تو اس کا سب سے بڑا حصہ دار راک فیلر تھا۔ اس نے ریلوے کمپنیوں اور بینکوں میں بھی کافی حصص خرید رکھے تھے۔ انسانی فلاح و بہبود کے کاموں کے سلسلے میں کلیسا (YMCA) اور اصلاحی انجمنوں کی بڑی مدد کی۔ 1892ء میں اس نے شکاگو یونیورسٹی کی بنیاد رکھی۔

1901ء میں 50 کروڑ ڈالر سے بھی زیادہ مالیت کے ساتھ راک فیلر انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل ریسرچ قائم کیا۔ 1902ء میں مختلف تعلیمی، علمی اور تحقیقی اداروں کو مناسب امداد اور عطیات دینے کے لئے "جنرل ایجوکیشن بورڈ" قائم کیا۔ صحت عامہ اور سائنس کی ترقی کی خاطر 1913ء میں "راک فیلر فاؤنڈیشن" کی بنیاد رکھی۔ 1918ء میں پرورش اطفال اور علوم معاشرتی کی ترقی کی خاطر اپنی بیوی کی یاد میں "لارا اسپلمین راک فیلر میموریل فاؤنڈیشن" قائم کیا۔ راک فیلر کے کام کو اس کی وفات کے بعد اس کے بھائیوں اور بیٹوں نے بھی آگے بڑھایا۔

راک فیلر 23 مئی 1937ء کو آرمنڈ بیچ (امریکہ) میں انتقال کر گیا۔ راک فیلر کی امارت کا اندازہ اس بات سے بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی زندگی کے دوران 70 کروڑ ڈالر سے زیادہ مالیت کی خیرات کی اور تعلیمی اداروں کی امداد کی۔

دل کھول کر خرچ کرو

۞ ایک حدیث قدسی ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

"اے ابن آدم تو دل کھول کر خرچ کر۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر بھی خرچ کرے گا۔" (مسلم کتاب الزکوٰۃ)

احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ اپنے عطایا جات مد امداد مریضان / مد ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مجلس نصرت جہاں کے ڈاکٹرز کی توجہ کے لئے

۞ مجلس نصرت جہاں کی طرف سے مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کی خدمت میں گزارش کی گئی تھی کہ ہمارے افریقہ میں قائم ہسپتالوں کے ڈاکٹر صاحبان اگر اپنے مریضان کی ECG رپورٹس برائے راہنمائی ومشورہ ڈاکٹر نوری صاحب کو بھجوائیں تو وہ اپنی قیمتی رائے اور علاج کے سلسلہ میں مشورہ عنایت کریں کہ ان کی مدد فرمائیں۔ مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے ہماری درخواست کے نتیجہ میں اس بات پر بخوشی آمادگی ظاہر کی ہے کہ وہ میدان عمل میں موجود ڈاکٹرز کی ہر طرح راہنمائی فرمائیں گے۔ یہ خدمت کا ایک نیا میدان ہے۔ جس سے ہمارے ڈاکٹرز کو فائدہ اٹھانا چاہئے جو واقف ڈاکٹر صاحبان اس پیشکش سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ درج ذیل ایڈریس پر مکرم ڈاکٹر نوری صاحب سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

muhammad_nuri@hotmail.com

mahmood@tahirheart.org

info@tahirheart.org

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

سویڈن میں فری تعلیم کی سہولت

۞ حکومت سویڈن نے غیر ملکی طلبہ کیلئے فری تعلیم کی سہولت میں ایک سال کی مزید توسیع کر دی ہے اب یہ فیس یکم جنوری 2011ء سے Apply ہوگی۔ لیکن یہ امر مدنظر رہے کہ جو طلبہ پہلے سے زیر تعلیم ہیں وہ کورس رڈگری مکمل ہونے تک فیس ادا نہیں کریں گے۔ سمسٹر بہار 2010ء میں داخلہ کیلئے آن لائن درخواست فارم جمع کروانے کا آغاز 15 جون 2009ء سے ہوگا جبکہ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اگست 2009ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.studera.nu/english ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

ضرورت خادم بیت الذکر

۞ احمدیہ بیت الحمد گوجرہ میں خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ فیملی رہائش موجود ہے۔ معقول مشاہرہ دیا جائے گا صدر صاحب رامیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ خود تشریف لائیں یا درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔

03346400905,046-3510905

(امیر جماعت احمدیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

گاڑی برائے فروخت

۞ ایک عدد گاڑی Toyota Corolla 2.OD ڈیزل ماڈل 2004ء سفید رنگ اچھی حالت جماعتی ادارہ کے زیر استعمال فروخت کرنا مقصود ہے۔ خواہشمند احباب درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔

047-6213018,03327074224

مقابلہ حفظ قرآن

۞ مکرم مسعود احمد صاحب ایڈیشنل ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 23 مئی 2009ء کو مفوضہ پارے کے پہلے 5 رکوع کا مقابلہ کوارٹرز تحریک جدید کی بیت الحمود میں بعد نماز مغرب منعقد ہوگا۔ جو خدام پہلے اس میں حصہ نہیں لے سکے وہ اس مقابلہ میں اب بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ مقابلہ کے دو معیار ہوں گے۔ مقابلے میں شامل ہونے والے ہر فرد کو سند شرکت عطا کی جائے گی۔ نیز ان خدام کے اسماء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا ارسال کئے جائیں گے۔

عطیہ برائے گندم

۞ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 14-4550/3 معرفت مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

پتہ درکار ہے

۞ مکرم امجد فاروق ڈوگر صاحب ابن مکرم محمد بشیر ڈوگر صاحب ساکن 23/20 دار النصر شرقی ربوہ نے 21 ستمبر 2004ء کو وصیت کی تھی ان کا وصیت نمبر 38146 ہے جولائی 2006ء سے ان کے ساتھ رابطہ نہیں رہا اگر ان کا کوئی عزیز رشتہ دار یا موصوف خود اس اعلان کو پڑھیں تو براہ کرم فوری طور پر دفتر وصیت کو اپنے پوسٹل ایڈریس سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

۞ مکرم اصغر علی صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم نصیب اللہ قمر صاحب جو کہ حضرت ظفر اللہ خان صاحب کے خادم رہ چکے ہیں عرصہ سات دن سے جنرل ہسپتال لاہور میں گردن توڑ بخار کی وجہ سے بیہوشی کی حالت میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب گردے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ انہیں علاج کے سلسلہ میں انگلینڈ لے جایا گیا ہے۔ وہاں کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

حب منید انھرا — انھراء کے مریضوں کیلئے مجرب نسخہ
اس اہم نسخہ کی تھوک اور پرچون کی خریداری کیلئے رجوع فرمائیں
حکیم منور احمد عزیز
دار الفتوح غربی گلی نمبر 1 ربوہ
0476214029
03346201283

جوڑوں کے درد کا شافی علاج بذریعہ آکوپنکچر اور ہربل ادویات سے نیز عورتوں کے چہرے کے غیر ضروری بالوں کا مستقل خاتمہ۔
بیوٹیشن کیلئے خاص رعایت برائے رابطہ
جائنیز آکوپنکچر اینڈ ہربل میڈی کیئر سنٹر ربوہ
بالمقابل حامد ڈینٹل کلینک: 0332-7050861

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے
8/18 عقب ہسپتال میں دو بڑے کمروں اور برآمدہ پر مشتمل مکان، بجلی، پانی گیس اور ٹیلی فون کی سہولت سے آراستہ نیز کار پارکنگ کی سہولت بھی موجود ہے۔
رابطہ عبد المجیب شاہد
0306-4101740
047-6211709

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد رطارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ایئر کنڈیشنڈ ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ
047-6211412-0333-6716317
ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے

ربوہ میں طلوع وغروب 23 مئی

طلوع فجر	4:38
طلوع آفتاب	6:05
زوال آفتاب	1:05
غروب آفتاب	8:05

چھٹیوں میں فارغ سٹوڈنٹس کیلئے تمام کمپیوٹر کورسز پر
25% ڈسکاؤنٹ — داخلہ جاری ہے
سٹی اکیڈمی آف پروفیشنل سٹڈیز
دار العلوم جنوبی ربوہ 6211607,0345-7561638

خوشخبری احمدیوں کی اپنی کوریئر سروس
Hoovers World Wide Express
کوریئر سروس کی جانب سے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر زبردست آفر (20 کلو پارسل کے ریٹ)
لنکا/یوکے Rs.250/- | جرمنی Rs.280/- | یو ایس اے کینیڈا Rs.440/-
کم ترین ریٹ تیز ترین سروس بذریعہ DHL پک کرنے کی سہولت موجود ہے۔
C.E بلال احمد انصاری یقین احمد انصاری
بیسمنٹ 25 القیوم پلازہ ملتان روڈ چوہرجی لاہور
PH 0333-6708024, 0345-4866677
042-5054243

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
لینا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دوره سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

گریس فارما پاکستان
مرغیوں اور حیوانات کی معیاری امپورٹڈ ادویات کا مرکز
91-A II جوہر ٹاؤن لاہور 0300-8454327
www.icci.org.pk/icp/basit@icpp.icci.org.pk

FD-10